

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، فضلاء حقانیہ کے علمی، ادبی، تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔ علم و ادب، تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف، خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، رُکن القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ ----- (ادارہ)

حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم قاتی

آپ ۱۵ مارچ ۱۹۵۴ء کو ضلع صوابی کے مشہور گاؤں زروبی میں متکلم عمر حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے گھریلا ہوئے۔ ناظرہ قرآن کریم اپنے گھر پڑھا۔ مولانا پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر کرم ہے کہ پہلے پارہ کے دو تین ورق پڑھنے کے بعد دیگر پارے بغیر استاد کے پڑھے۔ مڈل تک عصری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور سکول کے ساتھ ساتھ اپنے والد کرم سے دینی رسائل اور فارسی نظم کے رسالے لے پڑھتے رہے۔ مثلاً کریم، بیخ کتاب اور گلستان سعدی وغیرہ۔ میٹرک کا امتحان ۱۹۷۰ء میں پاس کیا اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا اور ساتھ ساتھ حفظ القرآن میں بھی مشغول رہے۔ درس نظامی کے ساتھ آپ نے قرآن پاک بھی حفظ کیا تھا۔ ۱۹۷۸ء میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی۔ اور دارالعلوم حقانیہ میں بحیثیت مدرس آپ کا تقرر ہوا اور صرف دُغو، منطق اور ادب کی مختلف کتابیں تفویض ہوئیں اور آج تک دارالعلوم ہی میں شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں اور درجات عالیہ کی کتابیں پڑھا رہے ہیں۔

قاتی صاحب کو زمانہ طالب علمی ہی سے لکھنے کا شوق دامن گیر تھا اس لئے فارسی، اردو، پشتو، عربی میں لکھتے رہے۔ شعر و شاعری اور ادب کے ساتھ ابتداء ہی سے شغف تھا اپنی مادری زبان پشتو میں شاعری کرتے رہے۔ اسی طرح فارسی میں بھی طبع آزمائی کی کوشش کی جس میں آپ کامیاب رہے۔ زمانہ طالب علمی میں آپ کی بعض غزلیں پشتو رسائل اور مجلات میں چھپی ہیں۔ ساتھ ساتھ اہم مضامین کے تراجم بھی کرتے رہے اس کے بعد وقتاً فوقتاً ملک و

۱۹۸۳ء میں آپ کی طبیعت اردو شاعری کی طرف مائل ہو گئی اور اردو میں نظمیں اور غزلیں لکھیں جو ماہنامہ ”الحق“، ”الخیر“، ”لمعان“، ”خدام الدین“، ”لاہور“، ”بینات“، ”کراچی“، ”النصیحہ“ چار سہ اور دیگر اخبارات و رسائل میں شائع ہوتی رہیں۔ عربی میں شاعری کی۔ چنانچہ آپ کا عربی مرثیہ جو حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی ”مہتمم دارالعلوم دیوبند“ کے ساتھ ارتحال پر لکھا گیا تھا۔ جب ماہنامہ الحق میں چھپا تو الحق ہی سے وہ مرثیہ دیوبند کے عربی ماہنامہ ”الثقافہ“ میں شائع ہوا۔ غرض فانی صاحب چاروں زبانوں کے قادر الکلام شاعر ہیں۔ اب تک آپ کے نظموں، غزلوں وغیرہ کے کئی مجموعے منظر عام پر آ چکے ہیں۔

(۱) نالہ زار: یہ آپ کے اردو کلام کا مجموعہ ہے جس کے متعلق پروفیسر محمد افضل رضا لکھتے ہیں: ”ویسے تو جناب فانی صاحب کے پشتو، اردو، فارسی اور عربی شاعری کے نمونے میری نظروں سے ماہنامہ ”الحق“ کے صفحات پر گزر رہے تھے لیکن ان کی اردو شاعری کا یہ پہلا مجموعہ پہلی دفعہ مطالعہ کرنے کا موقع ملا..... اردو کے مشہور شاعر فانی بدایونی کا کلام تو اردو ادب کے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے پڑھا لیکن پشتون فانی کا یہ مجموعہ اردو زبان میں مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ فانی (جن کی مادری زبان پشتو ہے) جہاں فارسی، عربی زبانوں پر دسترس رکھتے ہیں وہاں اردو میں بھی وہ نہایت روانی اور آسانی سے شگفتہ انداز میں واردات قلبی اور معاملات حسن و عشق، احساس محرومی، غم جاناں اور غم دوراں کو سپرد قلم کر سکتے ہیں۔ آپ کی نظموں اور غزلوں میں جو بیباختہ پن اور روانی ہے وہ دوسرے پشتون شعراء کی اردو شاعری میں شاید آپ کو کم ہی ملے۔ فانی اپنے دل کی بات دوسروں کے دلوں تک پہنچانے کا فن جانتے ہیں۔“

پروفیسر محسن احسان کتاب کے تعارف میں تحریر فرماتے ہیں: ”آپ کا ذوق شعر اور اسلوب سخن انتہائی عمدہ ہے۔ جیسے کی آرزو اللہ پر کامل یقین، موت سے باتیں، ماضی کی یادیں، حال کی فریادیں، مستقبل کی امتیاس، زندگی سے شکوے، شکایتیں، والدین سے والہانہ جذبہ عقیدت و محبت، پاکیزہ قلبی غرور و بیجا سے اجتناب، حیات فانی کی بے مائیگی کا احساس..... یہ اور اس کے علاوہ بہت کچھ فانی کے اشعار میں آپ کو نظر آئے گا۔“

جناب سراج الاسلام سراج اکوڑہ خشک کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں:

”فانی صاحب کا کلام فصاحت و بلاغت، لطافت و نزاکت، متانت اور تزئین کے تمام صفات سے موصوف ہے۔“

ذیل میں اسی مجموعے کے چند اشعار بطور نمونہ درج کر رہے ہیں:

لٹ رہا ہے عالم اسلام یوں فریاد ہے	کسی آئی گردش ایام یوں فریاد ہے
مجلس اقوام امریکہ تابع بن گئی	سو گئی ہے غیرت اقوام یوں فریاد ہے
چار سو دنیا میں ہے مسلم خدایا خستہ حال	ہر جگہ رسوا ہے اور بدنام یوں فریاد ہے
مرغزاروں، لالہ زاروں یہ چناروں کی زمین	جل رہی ہے ہم کریں آرام یوں فریاد ہے

مجھے اقرار ہے اپنی خطا کا کہ شکوہ کر لیا تیری جفا کا
صرف دشمن نہیں ہے وہ دلربا بھی صلہ اب یہ ملا اپنی وفا کا

بعد مدت کے ملا ہے سایہ دیوار یار جستجو کو میری حاصل یہ تن آسانی نہ تھی
بہر اظہار الم ان کو سنائی تو غزل ورنہ ان کی بزم میں رسم غزل خوانی نہ تھی

طعنہ ہائے گریہ ہم سہہ رہے تھے رات دن راہ پر جب آگئے تو رہنما کوئی نہ تھا
(۲) ازغی دتمنا: جیسا کہ عرض کیا گیا کہ فانی صاحب پشتو کے عظیم شاعر ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب آپ کی پشتو غزلیات کا مجموعہ ہے۔ جس کا تعارف، نہیم سرحدی، اسرار الرحمن طور، مفتی رضاء الحق اور جناب سراج الاسلام سراج نے لکھا ہے۔

(۳) غم بے شان: فانی صاحب نے اپنے والد کرم کے انتقال پر پشتو زبان میں آں مرحوم کے علائقہ اور اپنے احباب کے لکھے ہوئے رقت انگیز اور پر درد مرثیے ”غم بے شان“ کے عنوان سے مرتب کر کے شائع کئے جس کا پیش لفظ ملک کے معروف نقاد ادیب ڈرامہ نگار افسانہ نویس، شاعر اور مصنف جناب پروفیسر محمد افضل رضوانے لکھا۔ (یاد رہے کہ غم بے شان ابجد کے حساب سے آپ مرحوم کا سال رحلت ہے ۱۴۰۳ھ)

(۴) نذرانہ شک: اسی طرح مفکر اسلام مولانا مفتی محمود کے سانحہ ارتحال پر جن شعراء نے نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے فانی صاحب نے وہ مرثیٰ یکجا کئے ہیں۔

(۵) دیڑن تصورات: یہ بھی فانی صاحب کے پشتو کلام کا مجموعہ ہے جس میں مرثیٰ، نظمیں، نعتیں اور غزلیں سب کچھ ہے۔ کتاب پر شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہ کی تقریظ، جناب سراج الاسلام سراج کا تعارف اور جناب ڈاکٹر راج ولی شاہ خٹک کا ہے۔

(۶) بیا دروند پہ خندادی: یہ بھی پشتو غزلیات کا مجموعہ ہے۔

(۷) شامین و تحیل: پشتو غزلیات کا مجموعہ۔ فانی صاحب کے چند پشتو اشعار۔

زما عذر بہ زاهد خپلہ قبول کړی لا راغلی پی په لاسو کښی جام نه دے

نن می جنازه دا امید اوونه ناچی په رقیب لاسونه واچول

چی پی یو لحظه بے تانه پوره کال وی چی ته نه ونی په کلونو مه به بی حال وی

جرم مومہ دے چی دظلم په مچن دلېزو خوارا نوراشی زماسی نه لگ تپوس خواو کړو

دغم کردار جوڑ رسیدلی دیم پہ برخه زمونبز دژوندانه د افسانی نہ بز تپوس خواو کژو

دابه کبی خه دی چی تندرونه نی په سروی ولاژ فانی د زړه و اشیانی نہ لبر تپوس خواو کژو

(۸) متاع درد: یہ کتاب جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے اور کمپوزنگ کے مراحل سے گزر رہی ہے یہ آپ کے فارسی کلام کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ مرثیہ تصنیفات کے علاوہ فارسی دیوان آتش شوق پر مشتمل ہے۔ کتاب کے ٹائٹل کا شعر قابل توجہ ہے۔

فغان آتشیں دارم و آسردین دارم زسلطانی گریزالم متاع درد من دارم

(۹) دروس الکافیہ: فانی صاحب ایک کہنہ مشق ادیب ہونے کیساتھ ساتھ قابل قدر استاد اور کامیاب مدرس ہیں۔ ابھی تک آپ کے کئی شروحات اور درسی افادات منظر پر آچکی ہیں۔ جن میں سے دروس الکافیہ بھی ہے جو کافیہ ابن حاجب کی شرح ہے، مسلسل کئی سال سے آپ کے زیر تدریس ہے اور آپ کے تلامذہ اسے اپنے ساتھ نوٹ کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک قابل شاگرد مولانا محمد سلیم سواتی بھی ہیں جنہوں نے زیر تبصرہ کتاب مرتب کیا ہے بالکل دیہی انداز جو مولانا کا درس میں ہے حرف بہ حرف صفحہ قرطاس پر نقل کیا گیا ہے۔ اب تک اسکے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ کونہ اور پشاور کے بعض بددیانت ناشرین کی اجازت کے بغیر اس مسلسل شائع کرتے آرہے ہیں۔ اسی حساب سے دو درجن سے زیادہ اس کی اشاعتیں منظر عام پر آئی ہیں۔ علماء اور طلباء اس سے یکساں مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ شرح چونکہ پشتو میں ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو۔

(۱۰) التوضیح السامی شرح حسامی: علم اصول کی مشہور کتاب حسامی جو درس نظامی میں عرصہ دراز سے شامل نصاب ہے کی آسان عربی شرح ہے۔ انداز نہایت آسان رواں اور سلیس ہے۔ علماء و طلباء کے لئے یکساں مفید۔ بحمد اللہ اس کے اردو ترجمہ و تشریح پر کام ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ اس کا اردو ایڈیشن بھی جلد منظر عام پر آئے گا۔

(۱۱) حیات صدر المدرسین: فانی صاحب نے اپنے عظیم المرتبت والد گرامی جامع المعقولات و المعقولات حضرت مولانا عبدالحلیم صدر المدرسین جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے سانحہ ارتحال کے بعد ان کی سوانح عمری، حالات زندگی پر جامع اور مفصل کتاب مرتب فرمائی۔ جس میں آپ کے خاندانی مشائخ و اساتذہ کا تعارف، حالات زندگی، کمالات و خصوصیات، علمی و ادبی خدمات اور دیگر امتیازات پر مفصل تبصرہ اور تعارف ہے۔ اسی طرح یہ کتاب نہ صرف حضرت کی سوانح حیات ہے بلکہ دارالعلوم حقانیہ کی اجمالی تاریخ بھی ہے۔ اکابر علماء و مشائخ کی تحریرات کے علاوہ حضرت کے کمالات پر دانشوروں اور مشہور قلم کاروں کا تبصرہ بھی شامل ہے۔

(۱۲) افادات حلیم: اس کتاب میں فانی صاحب نے حکم وقت، ترجمان حدیث حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم کے ملفوظات، مضامین اور مقالات کو جمع کیا ہے۔ جس میں حضرت کے ختم بخاری شریف پر افادات اور مسلم شریف کے

(۱۳) کاروان آخرت: مشاہیر علماء، مشائخ، سیاسی زعماء عالمی سیاستدان، ادباء، شعراء اور اہم شخصیات پر مدبر ”الحق“ استاد العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کے سحر انگیز قلم سے تعزیتی تاثرات، شذرات اور تبصرے زیر تبصرہ کتاب میں حضرت فانی صاحب نے نہایت اچھے انداز میں جمع کیا ہے۔ جس کے بارے میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب یوں رقمطراز ہیں: ”مجھے اس کا اعتراف ہے کہ زیر نظر مجموعہ علم و ادب اور تذکرہ و سوانح کے دفتر گرانمایہ میں چند ہلکے پھلکے مضامین اور کم سواد صفحات کے اضافہ کے سوا کچھ بھی نہیں ماسوائے اس کے کہ ایک عدیم الفرستہ پرانہ حال شخص کے پریشان خاطری کے عالم میں تاثرات غم و الم کو ”کاروان آخرت“ کے نام سے ایک لڑی میں پرو دیا گیا ہے جس کے لئے مولانا محمد ابراہیم فانی مدرس دارالعلوم حقانیہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ جو میرے انکار و تردید کے باوجود اس مجموعہ کی ترتیب کیلئے مصروف رہے“

(۱۴) نقوش حقانی: حضرت فانی صاحب مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ کی تصنیفات و تالیفات پر نہایت ادبیانہ اور فاضلانہ انداز میں مفصل تبصرے رقم فرمائے ہیں جو ”نقوش حقانی“ کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔ اور تقریرات، مسلم شریف، بخاری شریف، بیضاوی شریف، تلوت و توضیح اور مسلم الثبوت کے افادات پر کام شروع کیا ہے۔ دعا ہے کہ جلدی منظر عام پر آئے۔

حضرت فانی صاحب کے بے شمار مضامین جو مختلف رسائل بالخصوص ”الحق“ میں شائع ہوئے ہیں پر بھی کام ہونا چاہیے۔ یقیناً آپ کے مضامین علوم و معارف اور ادب کا خزانہ و گنجینہ ہوں گے۔

آپ اپنے اس خدمات کو مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے وابستگی اور اپنے مشائخ و اساتذہ بالخصوص گرامی اور محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے دعاؤں کا ثمرہ قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور دینی خدمات میں برکت عطا فرمادیں۔ آمین۔

(۱۵) سوانح شیخ القرآن مولانا عبدالبہادی شاہ منصوری: شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالبہادی شاہ منصوری کی سوانح حیات جو ایک عہد کی تاریخ ہے کو فانی صاحب نے نہایت اچھے انداز میں بیان کیا ہے۔

(۱۶) چند تابندہ نقوش چند رخشندہ نفوس: مشاہیر علماء و فضلاء اساتذہ کرام احباب اور دوستوں کی جدائی پر حضرت فانی صاحب نے اپنے دلی تاثرات لکھے ہیں جن میں بعض ماہنامہ ”الحق“ میں بھی شائع ہوئے یہ مجموعہ بھی زیر ترتیب ہے۔

علاوہ ازیں طلبہ تفسیر کے لئے آپ نے مختصر مگر جامع مقدمہ اردو اور پشتو زبان میں مرتب کیا ہے۔ جس کی فوٹو اسٹیٹ کا بیاں طلبہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور علم فقہ حنفی کی معروف شہرہ آفاق کتاب ہدایہ کے لئے بھی مختصر مقدمہ آپ کے شاگردوں نے ترتیب دیا ہے۔ جس سے مدرسین اور طلبہ یکساں طور پر مستفید ہو رہے ہیں۔